۲۲ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ کو بعد نماز عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 199)

توبہ واِستغفار کے فضائل

- مَرْد کا اپنے کان چھدوانا اور اُن میں زیور پہننا کیسا؟ 14
- کعبے کا طواف کیوں اور کب سے کیا جا رہا ہے؟ 16
- موبائل کی ریپئرنگ کے لئے ناخن بڑھانا کیسا؟ 20
- تولی جانے والی چیز اندازے سے فروخت کرنا کیسا؟ 23

ملفوظات:

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

توبہ واِستغفار کے فضائل[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۳صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مغفرت ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توبہ واِستغفار کے فضائل

سُوال: گناہوں سے توبہ کرنے کے چند فضائل بیان فرما دیجئے۔ نیز مغفرت اور معافی میں کیا فرق ہے؟

جواب: گناہوں سے اِستغفار یعنی توبہ کرنے کے حوالے سے تین فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے: (1) جس نے اپنے اوپر اِستغفار (توبہ کو) لازم کر لیا اللہ پاک اُس کی ہر پریشانی کو دور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اُسے راحت عنایت فرمائے گا اور اُسے ایسی جگہ سے رِزق عطا کرے گا کہ جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہو گا۔[3] (2) بے شک لوہے کی طرح دِلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اِس کی جِلا (صفائی) اِستغفار کرنا ہے۔[4] (3) جو اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس کا نامۂ اَعمال اُسے خوش کرے تو اُسے چاہئے کہ اُس میں اِستغفار کا اِضافہ کرے۔[5] مغفرت سے گناہوں کی بخشش مُراد

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۲ شَوّالُ المکرّم ۱۴۴۱ھ بمطابق 13 جون 2020 کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... تاریخ ابن عساکر، حرف النون، ناشب بن عمرو، ۶۱/ ۳۸۱، رقم: ۷۸۱۲، حدیث: ۱۲۶۶۱۔

3 ...... ابن ماجه، کتاب الادب، باب الاستغفار، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۳۸۱۹۔

4 ...... نوادر الاصول، الاصل السابع و الثلاثون و المائة، الجزء: ۱، ص ۵۴۱، حدیث: ۷۷۵۔

5 ...... معجم اوسط، باب الالف، من اسمه احمد، ۱/ ۲۴۵، حدیث: ۸۳۹۔

www.dawateislami.net

ہے، کسی کا عیب چھپالینا مغفرت ہے اور سزا نہ دینا مُعافی ہے۔[1]

افسوس گھٹتی جا رہی ہے روز زندگی
پر میں دَبا ہی جاتا ہوں عصیاں کے بار میں
کر مغفرت مِری تِری رَحمت کے سامنے
میرے گناہ یاخدا ہیں کس شمار میں (وسائلِ بخشش)

توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو نصیحت

سُوال: بعض لوگ گناہ سے توبہ کرنے میں ٹال مٹول کرتے ہیں اِس حوالے سے مدنی پھول اِرشاد فرمادیجئے۔[2]

جواب: حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو سمجھاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: توبہ میں دیر کرنے والے کی مثال اُس شخص کی سی ہے جسے ایک دَرخت اُکھاڑنے کی ضَرورت ہے لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ دَرخت بہت مضبوط ہے اور اسے بہت زیادہ محنت کے بغیر نہیں اُکھاڑ سکتا تو کہتا ہے کہ میں اسے ایک سال بعد اُکھاڑوں گا۔ حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دَرخت جب تک قائم رہتا ہے اُس کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی جاتی ہیں اور خود اس کی عمر جوں جوں بڑھتی ہے یہ کمزور ہوتا جاتا ہے تو دُنیا میں اِس سے بڑھ کر بے وقوف کوئی نہیں۔[3] توبہ میں ٹال مٹول کرنے والا اپنے مُعاملے کی بنیاد آئندہ کی زندگی کو بناتا ہے جو کہ اس کے اِختیار میں نہیں، ممکن ہے وہ کل تک زندہ ہی نہ رہے اور اگر زندہ رہ بھی جائے تو جس طرح آج گناہ کو نہیں چھوڑ رہا ممکن ہے کل بھی اس کو چھوڑنے کی طاقت نہ پائے۔ اِس سے اُن لوگوں کو دَرس حاصل کرنا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ جمعہ سے نماز شروع کر دیں گے، شادی کے بعد داڑھی کی سُنَّت بھی سجالیں گے، کوئی اچھا کام مل گیا تو سودی اِدارے کی نوکری چھوڑ دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ پارہ 28، سورۃُ المنافقون کی آیت نمبر 10 اور 11 میں اِرشاد ہوتا ہے:

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۳۸-۸/ ۱۵۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنَّت)

3 ...... احیاء العلوم، کتاب التوبة، الرکن الرابع فی دواء التوبة وطریق العلاج لحل العقدة الاصرار، ۴/ ۷۲۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۴/ ۱۷۷۔

www.dawateislami.net

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ(۱۰) وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رَب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہر گز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

سچی توبہ ہر گناہ کے اِزالے کو کافی ووافی ہے

بہر حال توبہ میں ٹال مٹول کرنا بہت خطرناک ہے کہ موت سر پر آکر کھڑی ہوگئی تو بندہ بے بس ہو گا اور موت کو روک نہیں سکے گا۔ اگر مہلت مانگی بھی تو نہیں ملے گی کہ جس کا جس وقت مَرنا لکھ دیا گیا اُس سے ایک سیکنڈ آگے ہونا ہے نہ ایک سیکنڈ پیچھے۔ فتاویٰ رضویہ شریف میں توبہ کرنے کے متعلق بڑی پیاری بات لکھی ہے: سچی توبہ اللہ پاک نے وہ نفیس شے یعنی عمدہ چیز بنائی ہے کہ ہر گناہ کے اِزالے یعنی ختم کرنے کو کافی ووافی ہے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک وکفر۔[1] یعنی توبہ کرنے سے گناہ باقی نہیں رہتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَه یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔[2] البتہ شرک وکفر سے توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کافر و مشرک بُت پرست تھا اور اُس نے اپنے باطل مذہب سے توبہ کی تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اِقرارِ شہادتین بھی کرے یعنی اللہ پاک اور اِس کی تمام صفات کی گواہی دے اور ایمان لائے اور اِس کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی اِیمان لائے اور آخری نبی بھی مانے کہ یہ ضَروریاتِ دِین سے ہے اور اِن تمام باتوں کا دِل سے اِقرار کرے تو مسلمان ہو جائے گا۔[3]

توبہ کے ضَروری ہونے کی دو وُجوہات

منہاجُ العابدین میں ہے: توبہ کے ضَروری ہونے کی دو وُجوہات ہیں: **پہلی وجہ** یہ ہے کہ توبہ کی بَرَکت سے عبادت

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۲۱۔

2 ......ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/ ۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰۔ 3 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۷۲-۱۷۳، حصہ: ۱۔

www.dawateislami.net

کی توفیق نصیب ہو کیونکہ گناہوں کا بوجھ نیکیوں میں آسانی اور عبادات میں لذّت سے رکاوٹ بنتا ہے اور لگاتار گناہ کیے جانا دِلوں کو کالا کر دیتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال نہ ہو تو گناہ بندے کو کفر و بدبختی تک لے جاتے ہیں۔ گناہوں پر ڈَٹے رہنے والے کو نیک اَعمال کی توفیق کم ہی ملتی ہے اور پھر اگر عبادت کی توفیق مل بھی جائے تو وہ بڑی مشکل سے ادا کرتا ہے۔ یعنی عبادت میں اُس کا دِل نہیں لگتا، اُس کا نفس عبادت کو بوجھ محسوس کرتا ہے اور بڑی مشکلوں کے ساتھ فارمیلٹی کے طور پر عبادت کرتا ہے، یہ گناہوں پر ڈَٹے رہنے کی آفات ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ اگر تو رات کو نفل عبادت کرنے اور دِن کو نفل روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو سمجھ لے کہ تو زنجیر میں جکڑا ہوا ہے اور تجھے تیرے گناہوں نے پکڑ رکھا ہے۔ توبہ کے ضَروری ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ تیری عبادت قبول ہو، بے شک قرض خواہ تحفہ قبول نہیں کرتا بلکہ اپنے قرض کا مُطالبہ کرتا ہے یونہی اللہ پاک کی نافرمانی سے توبہ کرنا اور اللہ کریم کو راضی کرنا فرض یعنی لازِم و ضَروری ہے جبکہ وہ عام عبادتیں جن کا تم اِرادہ کرتے ہو وہ نفل ہیں تو پھر تم سے نفل کیسے قبول کیے جائیں گے حالانکہ فرض تم پر قرض ہے جنہیں تم نے ادا ہی نہیں کیا۔[1]

بندوں کی اللہ پاک سے صلح کروا رہا ہوں (حکایت)

اللہ کریم کی بارگاہ میں فوراً سے بیشتر توبہ کر لینی چاہیے، بے شک اللہ پاک بہت توبہ کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔[2] زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، نہ جانے کب کہاں اور کس حال میں موت آجائے؟ اگر مَعَاذَ اللہ توبہ کیے بغیر مَر گئے تو قبر میں سخت ندامت اور شرمندگی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ”ایک بزرگ بازار میں بیٹھے تھے کہ بادشاہ کا وہاں سے گزر ہوا تو اُس نے اُن بزرگ سے پوچھا کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ اِرشاد فرمایا کہ اللہ پاک سے بندوں کی صلح کروا رہا ہوں، اللہ کریم تو مان رہا ہے مگر بندے نہیں مان رہے۔ کچھ دِنوں کے بعد اُس بادشاہ کا ایک قبرستان کے پاس سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہی بزرگ قبرستان میں بیٹھے ہیں، بادشاہ نے قریب جا کر پوچھا: آپ یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ وہ بزرگ فرمانے

---

1 ......منہاج العابدین، الباب الثانی العقبة الثانیة وھی عقبة التوبة، ص١٩۔

2 ......اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۝ ﴾ (پ٢، البقرۃ:٢٢٢) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

www.dawateislami.net

لگے: بندوں کی اللہ پاک سے صلح کروا رہا ہوں۔ اب بندے تو مان رہے ہیں مگر آج اللہ پاک نہیں مان رہا۔ "مکتبۃُ المدینہ کی کتاب نیکی کی دعوت، صفحہ 294 پر لکھا ہے کہ حدیثِ پاک میں ہے: توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے۔[1] اور سچی توبہ یہ ہے کہ بندہ کیے ہوئے گناہ پر شرمندہ ہو کر توبہ کرے اور وہ گناہ چھوڑ دے اور آئندہ اُس گناہ سے بچنے کا پکا عہد کرے۔ بہرحال مَرنے سے پہلے پہلے رَب کو منانا چاہئے اور اس کی بارگاہ میں سچے دِل سے توبہ کرنی چاہئے کہ مَرنے کے بعد توبہ نہیں ہو سکے گی۔ اے اللہ پاک! میں اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔

گناہوں سے توبہ نہ کرنے والوں کے لئے سزائیں

سُوال: کیا گناہوں سے توبہ نہ کرنے والوں کے لئے سزائیں بھی ہیں؟[2]

جواب: جی ہاں! جس طرح گناہوں سے توبہ کر لینے کے فَضائل و بَرَکات ہیں اسی طرح توبہ نہ کرنے والوں کے لئے سخت سزائیں بھی ہیں۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "وَیْل" ہے، اگر اُس میں دُنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اُس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ اُن لوگوں کا ٹھکانا ہے جو نماز میں سستی کرتے اور وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر شرمندہ ہوں اور بارگاہِ خداوندی میں توبہ کریں۔[3]

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی   قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

اب تک جتنی نمازیں مَعَاذَ اللہ! قضا ہوئیں اُن کا حساب لگا کر قضائے عمری ادا کرنی چاہئے اور توبہ بھی کرنی چاہئے۔ خدانخواستہ جھوٹ بولا، کسی کی غیبت کی، کسی کو گالی دی، دھوکا دیا، ناحق ڈرانے کے لیے آنکھیں دِکھائیں، بلااِجازتِ شرعی کسی کو ڈانٹا، دِل دُکھایا، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سنے، بے پَردہ عورتوں کو جان بوجھ کر دیکھا، ماں باپ کو ستایا، حرام روزی حاصل کی، سود کا لین دین کرتے رہے، ناپ تول میں ڈنڈی مارتے رہے اور رِشوت دیتے یا لیتے رہے تو اِن سب گناہوں سے توبہ کیجئے اور جس جس کی حق تلفی کی ہو اُن کے حق کی اَدائیگی کیجئے اور سچے دِل سے اپنے پَروَردگار سے

1 ...الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب العتق، الکبیرۃ السابعۃ والستون بعد الاربعمائۃ، ۲/ ۲۶۲۔

2 ...یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔(شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

3 ...کتاب الکبائر للذهبی، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ، ص ۱۹۔

www.dawateislami.net

مُعافی بھی مانگ لیجئے۔(1)

عَفو و رَحمت کا بخشش کا سائل ہوں نہایت گنہگار و غافل
میرا سب حال تجھ پر کھلا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
ہوں بظاہِر بڑا نیک صورت کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہِر اچھا ہے باطِن بُرا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
بے سبب اے خدا کر دے بخشش حشر میں مجھ سے کرنا نہ پُرسِش
نام غفّار مولیٰ ترا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
مجھ خطاکار پر بھی عطا کر بے سبب بخش دے ربِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے (وسائلِ بخشش)

اللہ پاک کا ہر گناہ گار حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی گناہ گار ہے

سُوال: کیا اللہ پاک کی نافرمانی میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی نافرمانی ہے؟(2)

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توبہ ایک بہت بڑی نعمت ہے، توبہ کے معنٰی نافرمانی کو چھوڑنا ہے، جس کی معصیت یعنی نافرمانی کی ہے اُس یعنی اللہ کریم سے نئے سرے سے فرمانبرداری کرنے کا وعدہ کرکے اس کو راضی کرنا۔ قرآنِ کریم سے ثابت ہے کہ اللہ پاک کا ہر گناہ گار حضور سیدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی گناہ گار ہے۔(3) کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی بھی ہے، ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمانبرداری کرنے کا حکم فرمایا ہے نا کہ نافرمانی کا، تو یوں اللہ پاک و رَسُولِ پاک

1 ...... مزید معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِدارۂ تصنیف و تالیف المدینۃ العلمیۃ کی 132 صفحات پر مشتمل کتاب ''توبہ کی رِوایات و حکایات'' کا مُطالعہ کیجیے، اِس کتاب میں توبہ کی ضَرورت، توبہ کے فَضائل، توبہ میں تاخیر کی وُجوہات اور ان کا حل، سچی توبہ کسے کہتے ہیں؟ توبہ کی شَرائط، توبہ پر استقامت کیسے پائیں؟ اور توبہ کرنے والوں کے 55 واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۵ / ۶۵۵-۶۵۶ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کی نافرمانی ہے اور صحیح بات یہی ہے کہ بندہ اللہ پاک سے مُعافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی مُعافی مانگے۔

گناہ پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنا صحیح معنوں میں توبہ نہیں

گناہوں سے بچنا لازمی ہے، اگر کبھی مَعَاذَ اللہ گناہ ہو ہی جائے تو اللہ پاک کی بارگاہ میں فوراً توبہ کر لینی چاہیے، خدانخواستہ پھر گناہ ہو جائے تو پھر سے توبہ کر لینی چاہیے۔ یاد رکھئے! گناہوں سے بچنے کے لیے گناہوں بھرا ماحول اور گناہوں بھری صحبت چھوڑنی ضروری ہے۔ جس طرح بدبودار گندے گٹر کی بدبو سے خود کو بچانا ہے تو اس گٹر سے دور ہٹنا ہوگا کیونکہ گٹر کے پاس کھڑے ہو کر خود کو بدبو سے بچانا مشکل ہے اِسی طرح بُری صحبتوں میں رہ کر خود کو گناہوں سے بچانا اِنتہائی دُشوار ہے اور کسی گناہ پر قائم رہتے ہوئے اُس گناہ سے توبہ کرنا صحیح معنوں میں توبہ بھی نہیں۔ اگر کوئی شخص نماز نہ پڑھے اور اپنے اِس گناہ سے توبہ کرتا رہے یونہی داڑھی منڈواتا رہے اور توبہ کرے کہ اے اللہ پاک! مجھے مُعاف کر دے "تو یہ توبہ نہیں ہے کیونکہ توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اُس گناہ کو آئندہ نہ کرنے کا عزم ہو۔ اللہ کریم بہت مہربان ہے لہٰذا جو کوئی سچے دِل سے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں توبہ کرتا ہے وہ اُس کے گناہوں کو مُعاف فرما دیتا ہے۔

عرفات میں حقوق اللہ اور مُزدلفہ میں حقوق العباد کی مُعافی

سُوال: میدانِ عرفات اور مُزدلفہ میں کون کون سے حقوق مُعاف ہوتے ہیں؟ اِس مسئلے کی وَضاحت فرما دیجیے۔

جواب: میدانِ عرفات میں حقوق اللہ مُعاف ہوتے ہیں اور مُزدلفہ میں حقوق العباد مُعاف ہوتے ہیں۔[1] یعنی گناہ

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۵۱ ماخوذاً۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرفہ کی شام کو اپنی اُمَّت کے لیے مغفرت کی دُعا مانگی اور وہ دُعا مقبول ہوئی، فرمایا: میں نے انھیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لیے ظالم سے مواخذہ کروں گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرض کی: اے رَبّ! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنّت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اُس دِن یہ دُعا مقبول نہ ہوئی پھر مُزدلفہ میں صبح کے وقت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی دُعا کا اِعادہ کیا اُس وقت یہ دُعا مقبول ہوئی، اس پر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبسم فرمایا۔ حضرات صدیق و فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے عرض کی: ہمارے ماں باپ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ اِرشاد فرمایا: دُشمنِ خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے میری دُعا قبول کی اور میری اُمَّت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک اُڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا، اُس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔ (ابن ماجہ، ابواب المناسک، باب الدعا بعرفۃ، ۳/۴۶۶، حدیث: ۳۰۱۳)

www.dawateislami.net

مُعاف ہو جاتے ہیں البتہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تلافی کرنی ہوتی ہے لہٰذا جو نمازیں قضا کرتے تھے اُن کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے مگر اُن نمازوں کی قضا کرنی ہوتی ہے۔ اِسی طرح اگر بندوں کے حق تلف کیے جیسے کسی پر ظلم کیا تھا یا مارا پیٹا تھا تو یہ گناہ مُعاف ہوا لیکن بندے کو راضی کرنا اور حق مُعاف کروانا اب بھی باقی ہے کیونکہ صرف اللہ پاک کا حق مُعاف ہوا ہے۔ اگر حقوق اللہ یعنی نماز وغیرہ کی اَدائیگی کرنے یا حقوق العباد یعنی بندے سے مُعافی مانگنے میں اپنی طرف سے کوئی کوتاہی کی تو پھر سے نامۂ اَعمال میں گناہ لکھے جانا شروع ہو جائیں گے جبکہ ”پچھلے جو گناہ مُعاف ہوئے تھے وہ مُعاف ہی رہیں گے۔“[1]

جب حاجی میدانِ عرفات میں وقوف کر کے فارغ ہو چکا اور اسے مُعافی مل گئی تو فوراً سے حقوق اللہ یعنی نماز روزے وغیرہ جو قضا ہوئے تھے اُن کی اَدائیگی بھی شروع کر دے جن کی تلافی ضَروری ہے۔ اِسی طرح حاجی جب مزدلفہ سے فارغ ہو تو حقوق العباد کو بھی ادا کرنا شروع کر دے، اِس میں صرف گناہ مُعاف ہوا ہے جس کا تعلق اللہ پاک کے ساتھ ہے۔ بندے کا حق اُسی صورت میں مُعاف ہو گا جب بندے کو راضی کر لے اور اُس سے مُعافی مانگ لے یا بندہ خود مُعاف کر دے۔

غیر مسلم کے اِسلام قبول کرنے کی حکایت

سُوال: حضور کسی بزرگ کی اِنفرادی کوشش سے کسی غیر مسلم کے اِسلام قبول کرنے کا کوئی واقعہ بیان فرما دیجیے۔[2]

جواب: تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک غیر مسلم میرا اچھا پڑوسی اور خوش اَخلاق آدمی تھا، میری خواہش تھی کہ اللہ پاک اُسے ہدایت قبول کرنے اور مسلمان ہو کر مَرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں اُس کے پاس گیا اور اُس سے پوچھا: تم کیسا محسوس کر رہے ہو؟ کہنے لگا: میرا دِل بیمار ہے، بدن کمزور ہے، طاقت بالکل نہیں، قبر ڈرانے والی ہے، میرا کوئی ساتھی نہیں اور سفر لمبا ہے میرے پاس زادِ راہ یعنی سامانِ سفر نہیں، پُل صراط بہت باریک ہے اور میرے پاس اسے پار کرنے کا اِجازت نامہ بھی

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۴ / ۱۴۶ ملخصاً۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

نہیں، آگ شُعلہ زَن ہے یعنی جہنم بھڑک رہی ہے اور میرا بدن اسے بَرداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ جَنَّت بلند مقام ہے اور میرا اِس میں کوئی حصہ نہیں، اللہ پاک عَدل فرمانے والا ہے اور میرے پاس کوئی حیلہ اور بہانہ نہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دِل ہی دِل میں اللہ پاک سے اُس غیر مسلم کے اِیمان لے آنے کی دُعا کی۔ پھر اُس کے قریب آکر میں نے اُس سے پوچھا: تم ہمیشہ کی سَلامتی پانے کے لئے مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ وہ کہنے لگا: چابی تو فَتَّاح یعنی اللہ پاک جو کھولنے والا ہے اُس کے پاس ہے، پھر اپنے سینے یعنی دِل کی طرف اِشارہ کر کے کہا کہ یہاں قفل یعنی تالا لگا ہوا ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ بے ہوش ہو گیا، میں نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے مولا! اگر تیرے پاس اِس کا کوئی اچھا عمل باقی ہے تو اِس کی رُوح نکلنے اور اِس کی اُمید ٹوٹ جانے سے پہلے اس کا بدلہ اِسے جلد عطا فرما۔ اِتنے میں اُس نے آنکھیں کھولیں اور میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ اے شیخ! فَتَّاح یعنی اللہ پاک جو کھولنے والا ہے اُس نے چابی بھیج دی ہے۔ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رَسول ہیں، یہ کہتے ہی اُس کی رُوح جسم سے جُدا ہو گئی۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دِن کی اُجالی ہے
اَرے یہ بھیڑیوں کا بن ہے اور شام آگئی سر پر
کہاں سویا مُسافر ہائے کتنا لااُبالی ہے
اندھیرا گھر، اکیلی جان، دَم گھٹتا، دِل اُکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے (حدائقِ بخشش)

1 ……بحر الدموع، الفصل الاول فضل التوبة وثمارها، ص ۲۴۔

www.dawateislami.net

حسن بصری تابعی بزرگ اور مولا مشکل کُشا کے شاگرد و خلیفہ ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زبردست تابعی بزرگ اور حضرتِ سَیِّدُنا مولا مشکل کُشا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے شاگرد و خلیفہ تھے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اُس غیر مسلم سے کتنی ہمدردی تھی کہ آپ نے اُس کے لئے دُعائیں کی تو اللہ کریم نے اُس غیر مسلم کو اِیمان کی نعمت سے نواز دیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ گناہ گاروں کے ساتھ اِس طرح کی ہمدردی رکھیں، ان کے لئے دُعائیں کریں اور ان کے راہِ راست پر آنے کے لئے دِل جلائیں۔ یہ نہیں کہ اُن کی اِصلاح کرنے کے لئے اُن کی صحبت میں جا کر بیٹھ جائیں کیونکہ اِس طرح وہ ہمیں بگاڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ جب پانی سر سے گزر جاتا ہے تو کئی بار اپنی غلطیوں کا اِحساس ہو ہی جاتا ہے اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو کبھی گناہ کر بیٹھے تو فوراً اپنے پیارے پیارے پَروَردگار کے دَربارِ کرم بار میں نادِم و شرمسار اور اَشکبار ہو کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرلے۔

مُرغ رَحمت کا فرشتہ دیکھ کر اذان دیتا ہے

سُوال: مُرغ جب فرشتے کو دیکھتا ہے تو اُس وقت اذان دیتا ہے لہٰذا اُس وقت جو دُعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: جی ہاں! مُرغ جب فرشتے کو دیکھتا ہے تو اذان دیتا ہے "یعنی بانگ دیتا، ککڑوں کُوں کرتا ہے" اُس وقت اللہ پاک کا فضل طلب کرنا چاہئے۔[2]

اُستاد کو اپنے منصب کے مُطابق دِیانتداری سے کام لینا چاہئے

سُوال: میں ایک ٹیچر ہوں، مجھے ایسے مدنی پھول عنایت فرما دیجئے جو بچوں کو پڑھاتے ہوئے کام آئیں اور مجھ سے اللہ پاک راضی ہو اور حلال رِزق نصیب ہو جائے۔

---

1 ...... تذکرۃ الاولیاء، ذکر حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، ۱/۳۴۔

2 ...... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم...الخ، ۲/۴۰۵، حدیث: ۳۳۰۳۔ مفسر شہیر، حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُرغ کی ہر اذان پر دُعا مانگنا چاہیے، مُرغ رَحمت کا فرشتہ دیکھ کر بولتا ہے، اس وقت کی دُعا پر فرشتے کے آمین کہنے کی اُمید ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۳۲)

www.dawateislami.net

جواب: آپ کیا پڑھاتے ہیں اِس کا تذکرہ نہیں فرمایا، بہر حال آپ جو کچھ پڑھاتے ہیں اگر وہ شریعت کے مطابق ہے تو مدینہ مدینہ۔ پڑھانے میں اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کی نیت ہو، جتنے وقت کا اِجارہ کیا گیا ہے اُس میں دِیانت داری سے پڑھایا جائے اور اِس کام کو سر انجام دینے میں عُرف سے ہٹ کر کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔ بعض لوگ سورس لگا کر ٹیچر بن جاتے ہوں گے اور وہ اِس کے اَہل نہیں ہوتے ہوں گے۔ اب اگر کوئی شخص نااہل ہے اور ٹیچر لگ گیا تو وہ پڑھائے گا کیا؟ خود ہی نہیں پڑھا ہوا وہ ٹائم پاس کرے گا اِدھر کی اُدھر لگائے گا یا غَلَط کام کرتا رہے گا۔ ایسا شخص گناہ گار ہے کیونکہ شریعت کے مطابق جو بھی طے ہوتا ہے اُس پر عمل کرنا ضَروری ہوتا ہے جبکہ اِجارہ کے حوالے سے جو شرائط ہوں وہ شریعت کے مُطابق ہوں۔ بعض جگہوں پر اِجارہ کے حوالے سے کئی ایسی شرطیں ہوتی ہیں جو شریعت کے مطابق نہیں ہوتیں لہٰذا اِجارہ میں جو بھی شرطیں لگائی جائیں اُنہیں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللهُ السَّلَام سے تفتیش کروانے کے بعد نافذ کرنا چاہیے ورنہ خطا ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح لوگ شادیوں میں طرح طرح کی شرائط طے کرتے ہیں یونہی جب کاروبار میں پارٹنر شپ کرتے ہیں تو اِس میں بھی اپنے طور پر کچھ نہ کچھ شرائط طے کر لیتے ہیں جن میں کچھ غلط شرطیں ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں اس لئے علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللهُ السَّلَام سے اُن شرطوں کی تفتیش کروالینا واجب ہے ورنہ پھر گناہ ہوتے رہیں گے اور ہو سکتا ہے کہ روزی بھی خراب ہوتی رہے۔ ”اِحیاءُ العلوم“ کی پہلی جلد کا مطالعہ کیجیے کہ اس میں اُستاد و طلبا دونوں کے حقوق بڑی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”کامیاب اُستاد کون؟“[1] حاصل کر کے تمام اَساتذہ اِس کا مُطالعہ کر لیں۔

تمام طلبا پر یکساں توجہ رکھنی چاہیے

سُوال: آپ نے ”کامیاب اُستاد کون؟“ کتاب پڑھنے کے حوالے سے بہت اچھے انداز میں ذہن بنایا ہے، مدنی مذاکرے

---

1 ...... ”کامیاب اُستاد کون؟“ یہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ تصنیف و تالیف المدینۃ العلمیۃ کی 61 صفحات پر مشتمل کتاب ہے، اِس کتاب میں اُستاد کی اَہمیت، تدریس کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟ اُستاد پڑھانے میں کیا کیا نیتیں کرے؟ سبق کس طرح پڑھائے؟ پڑھانے کے لیے مطالعہ کس طرح کرے؟ عربی سبق پڑھانے کا طریقہ، اُردو سبق پڑھانے کا طریقہ، طلبا سے سبق سننے کا انداز کیسا ہو؟ وغیرہ وغیرہ اہم معلومات بیان کی گئی ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

میں جو ٹیچر حضرات موجود ہیں اُمید ہے کہ وہ پڑھ لیں گے لیکن اَساتذہ میں تمام طلبا پر یکساں توجہ دینے کی صَلاحیت کس طرح پیدا ہو؟ کیونکہ جو طلبا اچھا پڑھتے ہیں وہ اُستاد کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں اور دِیگر طلبا نظر انداز ہونا شروع ہو جاتے ہیں لہٰذا اُستاد کو کیسا انداز اِختیار کرنا چاہیے جس کے ذَریعے وہ تمام طلبا پر یکساں توجہ رکھنے میں کامیاب ہو جائے؟ دَراصل کتاب کا مُطالعہ تو ہو جائے گا مگر اُستاد میں اُستادی کی صَلاحیت پیدا کرنے کے لئے شاید کسی اُستاد کی ضَرورت پیش آئے جو اِن کی تَربیت کرے کیونکہ بعض اوقات صرف کتاب کا مُطالعہ کرنے سے ہر بات سمجھ میں آجائے یہ ضَروری نہیں۔

جواب: کماؤ پُوت تو ماں باپ کو اچھا لگتا ہے، اِسی طرح جو شاگرد ہوشیار، فرماں بردار اور شریف ہو گا وہ اُستاد کو اچھا لگے گا اور لگنا بھی چاہیے یہ اُستاد کی مجبوری ہے لیکن اِس کی وجہ سے دِیگر طلبا کو نظر انداز نہ کیا جائے اور یہ بھی نہیں کہ اچھا پڑھنے والے پر زیادہ توجہ ہو اور دوسروں پر کم توجہ ہو کہ چھوڑو یار یہ نہیں پڑھتے تو نہ پڑھیں بس جو اچھا پڑھے اُسی کو پڑھاؤ یہ دُرُست نہیں ہے۔ اُستاد کا اِجارہ صرف اچھے طلبا کو پڑھانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ تمام طلبا کو پڑھانے کے لئے ہوتا ہے اور اُستاد بھی وہی ہوتا ہے جو بگڑے ہوئے کو سُدھار دے۔ جو سُدھرا ہوا ہو صرف اُسی کو پالش کیے جانے کو اُستادی نہیں کہیں گے جو بگڑے ہوئے کو پالش کرے اور چمکائے تو اُسے اُستاد مانیں گے۔

کیا اُستاد کو شاگرد سے توقعات رکھنی چاہئیں؟

سُوال: کیا اُستاد کو شاگرد سے کسی قسم کی توقعات رکھنی چاہئیں یا نہیں؟

جواب: اچھا پڑھاؤ گے تو اچھی توقعات رکھنے میں حرج نہیں ہے کہ یہ پڑھ کر آگے بڑھے گا اور عِلمِ دِین کی خوب خدمت کرے گا۔ اگر شاگرد پر توجہ نہیں دی تو توقع بھی کیا رکھیں گے؟ پتھر بو کر گندم یا گیہوں تو نہیں ملیں گے پتھر ہی ملے گا بلکہ پتھر بھی نہیں ملے گا وہ بھی زمین کے اندر سما جائے گا۔ اَلغرض جیسا بوئیں گے ویسا کاٹیں گے، جیسی توجہ آپ اپنے شاگردوں پر دیں اور جیسی کوششیں کریں تو ویسی ہی توقعات شاگردوں سے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حد سے زیادہ توقعات بھی نہیں رکھنی چاہئیں اور شاگردوں سے پیسے ملنے کی توقع نہیں رکھنی چاہیے ورنہ رِشوت کی صورت بن سکتی ہے۔

کیا قبر میں جسم کا گلنا سڑنا اور کیڑوں کا کھانا عذاب ہے؟

سُوال: اگر کسی کو کہا جائے بُرے کام نہ کرو ورنہ قبر میں عذاب ہوگا تو دوسرا جواب دے کہ ”ویسے بھی قبر میں کیڑوں نے کھانا ہے“ ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: قبر میں لاش کا گلنا سڑنا اور کیڑے لگنا عذاب ہو یہ ضَروری نہیں لیکن اگر سب کی لاشیں سَلامت رکھی رہیں گی تو کسی کو جگہ ہی نہیں ملے گی۔ بہرحال نَعُوْذُ بِاللّٰہ! یہ جملہ کہنے والا بے باک ہے اسے توبہ کرنی ہوگی کیونکہ اِس جملے کا مطلب یہ ہوگا کہ سب کو سزا ملے گی اور کیڑوں کا کھانا عذاب ہوگا حالانکہ نیک لوگوں کی لاشوں کو بھی کیڑے کھائیں تو یہ اُن کے لئے عذاب نہیں ہوگا۔ نیک لوگوں کی خاص اَقسام ہیں جنہیں قبر کی مٹی نہیں کھائے گی، اِس طرح کی رِوایات ہیں۔(1) جن پر اللہ پاک کا خاص فضل ہوا اور جن سے اللہ پاک راضی ہوا تو اپنی رضا کی وجہ سے اُن کا جسم سلامت رکھا تو اُن کے لئے سعادت ہے۔ خصوصاً اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَجسام یعنی بدن کو مٹی پر حرام کیا گیا کہ مٹی اِن کے جسم نہیں کھا سکتی، اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی قبروں میں حیاتِ جسمانی کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔(2) پھر اَولیائے کِرام رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے لئے بھی اللہ کریم کی رَحمتیں ہیں، اِسی طرح شہدا، وہ عبادت گزار جس نے جوانی میں توبہ کی، کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا اور حافظِ قرآن جو قرآن پر عمل بھی کرتا ہو، اس طرح کے لوگ ہیں جن کے جسم قبر میں سَلامت رہیں گے۔(3)

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب حافظِ قرآن اِنتقال کرتا ہے تو اللہ پاک زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کے گوشت کو مت کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: اے میرے رَبّ! میں اس کے گوشت کو کیسے کھا سکتی ہوں حالانکہ تیرا کلام اس کے سینے میں ہے۔ (مسند الفردوس، باب الالف، ۱/ ۱۶۸، حدیث: ۱۱۱۹) حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زمین اس جسم پر مُسلَّط نہیں ہوتی جس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (شرح الصدور، باب نتن المیت وبلاء جسدہ... الخ، ص ۳۱۸) حضرتِ سَیِّدُنا امام قرطبی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: ثواب کی اُمید پر اذان دینے والے موذن کو بھی زمین نہیں کھائے گی۔ (التذکرۃ للقرطبی، باب لاتاکل الارض اجساد الانبیاء ولا الشھداء وانھم احیاء، ص ۱۵۸)

2 ...... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷۔

3 ...... اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اَولیائے کِرام و عُلَمائے دِین و شہدا و حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ پاک کی معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات دُرُود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں، ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۴، حصہ: ۱)

www.dawateislami.net

مَرد کا اپنے کان چھدوانا اور اُن میں زیور پہننا کیسا؟

سُوال: کیا مَرد اپنے کان چھدوا کر اُن میں زیور پہن سکتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: نہیں پہن سکتا، اگر پہنے گا تو گناہ گار ہو گا۔ اگر کسی نے ایسی منت بھی مانی ہے تو اُسے پورا نہ کرنا لازم ہے۔[(1)] ہمارے یہاں میمنی میں "داول شاہ جو بودلو" بولتے ہیں، ہو سکتا ہے داول شاہ کوئی بزرگ ہوں۔ اِن لوگوں کے یہاں یہ منت مانی جاتی ہو گی کہ بچوں اور مَردوں کے کانوں میں سوراخ کر کے کالا دھاگا یا سونے چاندی کی رِنگ پہناتے ہوں گے حالانکہ مَرد نہ کان چھدوا سکتا ہے نہ سونے چاندی وغیرہ کی رِنگ کان میں پہن سکتا ہے، البتہ عورت کے لئے کان چھدوانا اور زیور پہننا جائز ہے۔[(2)]

اگر ماں اپنی نابالغ بچی کو سونا گفٹ کر دے تو کیا حکم ہے؟

سُوال: اگر ماں اپنی نابالغ بچی کو سونا گفٹ کر دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ماں اپنی نابالغ بچی کو سونا گفٹ کر سکتی ہے، اگر اُس بچی میں قبضہ کرنے کی صَلاحیت ہے تو وہ سونے پر قبضہ بھی کر سکتی ہے۔ اگر بچی چھوٹی ہو اور قبضہ کرنے کی صَلاحیت نہ ہو تو اس کا باپ قبضہ کرے گا۔[(3)] ماں بچی کے باپ پر بھروسا کر لے یہ ذرا مشکل کام ہے۔ بہر حال ماں نیت کر لے کہ بیٹی بڑی ہو گی تو یہ سونا اُسے دے دوں گی اور ہر سال سونے کی زکوٰۃ بھی ادا کرتی رہے۔

سونے اور پرائز بانڈ کے مُعاملے میں بیوی کا شوہر پر بھروسا نہ کرنے کی وجہ

سُوال: سونے اور پرائز بانڈ وغیرہ کے مُعاملے میں ماں بچی کے باپ پر بھروسا نہیں کرتی، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: دَراصل ماں بچی کے باپ سے سونا اور پرائز بانڈ وغیرہ اِس لئے چھپاتی ہے کہ اگر اِنہیں پتا چل جائے گا تو مانگ لیں گے یا یہ بولیں گے کہ مجھے دے دو میں کاروبار میں لگا دیتا ہوں اِس کا نفع ملے گا اور بیوی یہ سوچتی ہے کہ نفع ہو گا تو مجھے تھوڑی دیں گے یا کاروبار میں لگا کر نقصان کر بیٹھیں گے۔ (نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) گھر میں رکھا ہوا سونا یا پرائز بانڈ کاروبار

---

1 ...بدائع الصنائع، کتاب النذر، ۴/ ۲۲۷ ماخوذاً۔

2 ...ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۹۳۔ 3 ...بہارِ شریعت، ۳/ ۷۷-۷۸، حصہ: ۱۴ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

میں لگا دیا جائے تو نفع ہو گا اور گھر چلے گا۔ بعض اوقات گھر چلانے یا آمدنی بڑھانے کے لئے باہر سے پیسے لے کر کاروبار میں لگانے پڑتے ہیں اگر شوہر باہر سے پیسے لینے کے بجائے اپنی بیوی سے بات چیت کر کے پیسے لے لے کہ گھر کا خرچہ الگ دوں گا اور جو نفع ہو گا اُس میں سے بھی دوں گا وہ سنبھال کر رکھ لینا (بطورِ شراکت اس نفع کی شرعی رہنمائی لے کر ہی کچھ طے کیا جائے ورنہ سود جیسے گناہ میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔) میں باہر سے پیسے لے کر کاروبار میں لگاؤں اور اُس کا نفع بھی باہر دوں اِس سے بہتر یہ ہے کہ میں گھر سے پیسے لوں اور اُس کا نفع بھی گھر میں ہی دوں تو بیوی کو شوہر کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) بیوی شوہر کی بات مان کر کاروبار کے لئے پیسے دے دے یہ وہاں ہوتا ہے جہاں میاں بیوی کے دَرمیان ذہنی ہم آہنگی ہوتی ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ اب شوہر خود پر غور کر لے کہ پیسوں کے مُعاملے میں بیوی اس پر بھروسا کیوں نہیں کرتی اور اس کا اِعتماد کیوں خراب ہوا ہے؟ شوہر نے پہلے ہی کچھ اُلٹا سیدھا کر دیا ہو یا اپنے پیسے کاروبار میں ڈبو چکا ہو اور اُس میں اتنی صَلاحیت ہی نہ ہو کہ وہ کاروبار کر سکے تو اُس پر بھروسا نہ کرنا سمجھ میں آتا ہے۔

اِمام کا اِقامت کے وقت مُصلّے پر ہونا ضَروری نہیں

سُوال: کیا اِمام اِقامت کے وقت مُصلّے پر ہو یہ ضَروری ہے؟

جواب: جی نہیں! فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ کسی نے سُوال کیا: کیا اِمام کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ پانچ منٹ پہلے مُصلّے پر آجایا کرو؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اِمام کو یہ کہا جائے کہ وقت پر آجایا کرو۔[1] اِس سُوال کا بھی یہی جواب ہے، اِمام کا اِقامت کے وقت مُصلّے پر ہونا شرط نہیں، بھلے صَف میں بیٹھا رہے اور جیسے ہی "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" ہو یہ مُصلّے پر کھڑا ہو جائے[2] اور اِقامت پوری ہونے کے بعد نماز شروع کر دے۔

گلے میں چادر لٹکی ہو تو نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: گلے میں چادر لٹکی ہوئی ہو تو اِس حالت میں نماز پڑھنا کیسا؟

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/۲۰۱۔ 2 ...... فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی، ۱/۵۷۔

www.dawateislami.net

جواب: گلے میں چادر اِس طرح لٹکی ہو کہ اس کے دونوں سرے آگے کی جانب پیٹ پر لٹکے ہوں یا کندھے پر چادر اِس طرح رکھی کہ اس کا ایک سرا آگے کی جانب پیٹ پر ہو اور دوسرا سرا پیچھے کی جانب پیٹھ پر ہو تو اِن صورتوں میں نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ البتہ اگر چادر کو گردن میں ایک بل دے کر لٹکا لیا اور نماز پڑھی تو کوئی حرج نہیں ہے۔[1] میں چادر کے دونوں سروں کو ملا کر ربڑ بینڈ لگا لیتا ہوں تاکہ چادر کے سرے آگے پیچھے نہ ہوں اور سینے کے پاس سے بھی چادر کے دونوں سروں کو ملا کے اُن پر نَعلِ پاک لگا لیتا ہوں۔ ایک روز میری توجہ نہیں تھی تو میں نے اسی حالت میں دو رَکعات نفل نماز پڑھ لی پھر میں نے مفتی صاحب سے رُجوع کیا تو انہوں نے توجہ دِلائی کہ یہ بھی "سَدل" کی صورت میں داخل ہے اور مکروہِ تحریمی ہے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے وہ نماز دہرا لی۔

نمازِ عشا کے بعد باتیں کرنا کیسا؟

سُوال: کیا نمازِ عشا کے بعد باتیں کر سکتے ہیں؟

جواب: نمازِ عشا کے بعد اِدھر اُدھر کی دُنیوی باتیں کرنا منع ہے البتہ اگر مہمان آگئے تو اُن کی دِلجوئی کے لئے مُباح باتیں کر سکتے ہیں[2] اور جھوٹی یا گناہ والی باتیں کرنے کی تو ویسے ہی ممانعت ہے۔

کعبے کا طواف کیوں اور کب سے کیا جا رہا ہے؟

سُوال: کعبے کا طواف کیوں کیا جاتا ہے اور کب سے کیا جا رہا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک کا حکم ہے اِس لئے کعبے کا طواف کیا جاتا ہے اور یہ بہت پُرانی عبادت ہے۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) کعبے کا طواف شروع سے ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے اِس کا طواف حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے کیا اور ان سے بھی پہلے فرشتوں نے کیا۔[3]

مَیِّت کے سر کو قدم والی جانب کر کے دَفن کر دیا تو کیا حکم ہے؟

سُوال: غلطی سے مَیِّت کے سر کو قدم والی جانب کر کے دَفن کر دیا تو اب کیا کریں؟

---

1 ...... دُرِّمختار مع رَدُّالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ... الخ، ۲/۴۸۸۔ بہارِ شریعت، ۱/۶۲۴، حصہ:۳۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/۴۳۶، حصہ:۱۶۔ 3 ...... تفسیر خازن، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۶، ۱/۲۷۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

جواب: سُنَّت چھوٹ گئی ہے لیکن اِس صورت میں قبر کھودنے کی اِجازت نہیں۔ یہ ایسی بات ہے جسے لوگ عموماً بھولتے نہیں، ممکن ہے کہ غلط فہمی ہوگئی ہو اور قبلہ رُخ کا پتا نہ چلا ہو مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ مَیِّت کو قبلہ رُخ کرنے کے لئے لوگ دوبارہ قبر کھود ڈالتے ہوں تو تعجب نہیں ہے لیکن کھودنی نہیں چاہئے۔ لوگ بات بات پر قبر کھود ڈالتے ہیں کہ بارشیں ہوگئیں، یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا۔ اگر کبھی قبر کھودنے کی ضرورت پیش آئے بھی تو مفتیانِ اِسلام سے مشورہ کیا جائے کہ قبر کی یہ صورتِ حال ہے یا بارشوں کی وجہ سے قبر بیٹھ گئی ہے تو ہم کیا کریں؟ یاد رکھئے! جب تک شریعت اِجازت نہ دے تب تک قبر کھودنا حرام ہے [1] اور شریعت کی رو سے بھی قبر کھودنے کی فوراً اِجازت نہیں ہوتی بلکہ بہت بعد میں جا کر اس کی صورت بنتی ہے۔

(اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) جو مسئلہ بیان ہوا ہے وہ صحیح ہے مگر اس میں تھوڑی تفصیل ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: میت کو سیدھی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کریں، اگر قبلے کی طرف منہ کرنا بھول گئے اور تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رُو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں یعنی اگر مٹی دے دی تو اب قبر کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ یونہی اگر بائیں کروٹ پر رکھا یا جہاں سرہانا ہونا چاہئے اُدھر پاؤں کیے (جیسا کہ سُوال میں پوچھا گیا) اگر تختے لگانے کے بعد یاد آیا کہ ابھی مٹی نہیں دی تھی تو صحیح کر سکتے ہیں اور مٹی دے دی دَفنا دیا تو اب اس کو نہیں کھول سکتے۔ [2]

منت کے گوشت پر خاندان کے علاوہ کسی اور کے نہ کھانے کی منت ماننا کیسا؟

سُوال: ہمارے خاندان میں کسی بچے کی وِلادت ہوتی ہے تو ایک بکرا ذَبح کیا جاتا ہے، ”کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کی منت ہوتی ہے کہ اِس کے گوشت سے جو بھی کھانا بنے گا وہ ہمارے خاندان کے علاوہ کوئی اور نہیں کھا سکتا۔“ اگر کوئی غیر کھالے تو منت کی وجہ سے دوبارہ بکرا ذَبح کرنا پڑتا ہے۔ نیز اس کھانے کے جو دانے وغیرہ گرتے ہیں اُنہیں بھی دَفناتے ہیں، اگر اِنہیں بِلّی یا کوّے نے کھالیا تو دوبارہ سے بکرا ذَبح کرنا پڑے گا؟ اِس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (جہانزیب عطاری، کراچی)

جواب: جس کو یہ منت کہہ رہے ہیں وہ اِن کے خاندان کا رِواج لگتا ہے جو اِن کے بزرگوں سے بطورِ منت کے چلی آرہی

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۰۵ ماخوذاً۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴، حصہ: ۴۔

www.dawateislami.net

ہے، اگر ایسا ہی ہے تو یہ منت ہی نہ ہوئی۔ دَراصل ان کے خاندان کے کسی بزرگ نے یہ منت مانی ہو گی لہٰذا یہ ان کی اَولاد پر نافذ نہیں ہو گی۔ اگر کسی کے یہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ شُکرانے میں بکرا ذَبح کرے اور دعوت کرے تو یہ جائز ہے اور ثواب کا کام ہے جبکہ اِس کام کو واجب نہ سمجھتا ہو۔ اِس میں یہ شرائط کہ یہ کھائے وہ نہ کھائے اور بِلّی کوّے نہ کھائیں یہ سب فضولیات ہیں اور دُرُست نہیں ہیں۔ جو لے گا اپنا اپنا حصہ لے گا اگر کوّا ہی بوٹی لے کر اُڑ گیا تو اُس کے پیچھے دوڑ سکے تو دوڑے اور اپنی بوٹی چھین لے۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) اِنہوں نے یہ مصیبتیں خود اپنے اوپر ڈالی ہوئی ہیں اور یہ نذر، نذرِ شرعی ہے یا نہیں؟ یہ بھی واضح نہیں۔ دَراصل نذرِ شرعی یہ ہے کہ کسی نے اللہ پاک کے لئے نذر مانی کہ میرا فُلاں کام ہو گیا تو مجھ پر یہ کرنا لازم ہے یا اِس طرح کے اَلفاظ کہے اور نذر کی شرائط پائی گئیں تو اُسے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔[1] اگر عُرفی نذر ہے تو اُسے ویسے ہی پورا کرنا چاہئے۔ اِنہوں نے منت میں جن باتوں کا ذکر کیا کہ ”خاندان کے علاوہ کسی نے کھالیا یا بِلّی کوّے نے کھالیا تو دوبارہ منت پوری کرنی ہو گی“ اِس کی کوئی حقیقت نہیں اور ایسی شرائط لگانا بھی دُرُست نہیں ہے۔

جانور ذَبح کرتے وقت تکبیر کہنا بھول گئے تو جانور کا حکم

سُوال: اگر کوئی شخص جانور کو ذَبح کرتے وقت گھبراہٹ کی وجہ سے تکبیر کہنا بھول جائے تو کیا جانور حرام ہو جائے گا؟

جواب: اگر گھبراہٹ کی وجہ سے تکبیر کہنا بھول گیا یا گھبراہٹ نہیں لیکن پھر بھی بھول گیا تب بھی کوئی حرج نہیں جانور حلال ہو گیا جبکہ ذَبح کرنے والا مسلمان ہے اور جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ لیا تو جانور حرام ہو جائے گا۔[2] اِسی طرح دو اَفراد ایک ساتھ چُھری پر ہاتھ رکھ کر ذَبح کر رہے ہوں اور اُن میں سے ایک نے سوچا کہ دوسرے نے تکبیر پڑھ لی ہے میرا پڑھنا ضَروری نہیں تب بھی جانور حرام ہو گا کیونکہ دونوں پر اللہ پاک کا نام لینا ضَروری ہے۔[3]

کھلی چھت پر سونا کیسا؟

سُوال: کیا گھر کی چھت پر سونا منع ہے؟

---

1 ...... نذرِ شرعی کی تعریف: اِصطلاحِ شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنسِ واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذِمّہ واجب کر لیا ہو مثلاً یہ کہا کہ میرا یہ کام ہو جائے تو دس رَکعت نفل ادا کروں گا اسے نذرِ شرعی کہتے ہیں۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۲/۳۱۲ماخوذاً) 2 ......ھدایۃ، کتاب الذبائح، ۲/۳۴۷۔ 3 ......ردالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/۵۰۴۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر چھت کی سائیڈوں پر مُنڈیر یعنی باؤنڈری نہ ہو تو سونا منع ہے۔[1] بعض لوگ ایسی چھتوں پر سو جاتے ہیں جن کی سائیڈوں پر باؤنڈری نہیں بنی ہوتی جن سے گر کر زخمی ہونے یا جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اِس لئے شریعت نے منع کیا ہے۔

جانوروں پر رحم کرنا بھی ثواب کا کام ہے

سُوال: جس طرح اِنسانوں کو پانی پلانے اور اِن کے ساتھ رحم دِلی کرنے پر ثواب کی بشارت ہے اِسی طرح اگر بے زبان جانوروں کو پانی پلایا جائے اور اِن پر رحم کیا جائے تو کیا اِس کی بھی بَرکتیں ملیں گی؟ جیسا کہ اِس ویڈیو میں دِکھایا جا رہا ہے کہ کسی شخص نے بے ہوش چڑیا پر پانی چھڑک کر اُٹھایا اور اُسے پانی پلا رہا ہے۔ (ویڈیو دِکھا کر سُوال کیا گیا)

جواب: سُبْحٰنَ اللہ! جانوروں کو پانی پلانا اور اِن پر رحم کرنا بہت عمدہ اور ثواب کا کام ہے۔ اگر بندہ روڈ پر بے ہوش پڑا ہو تو ہزار آدمیوں کی بھیڑ ہو جائے گی اور کچھ نا کچھ کریں گے، کوئی ایمبولینس کو بلائے گا، کوئی ڈاکٹر کو بلائے گا، کوئی کہے گا رِکشہ ٹیکسی بلاؤ اور اِسے اسپتال لے کر چلو۔ جانوروں کو کون پوچھتا ہے؟ یہ بے چارے کسی کو فریاد بھی نہیں کر سکتے۔ بے چاری بِلّیاں سڑکوں پر کُچلی پڑی ہوتی ہیں، کُتّے گاڑیوں سے ٹکرا کر راستے میں تڑپ رہے ہوتے ہیں تو دوسری گاڑیاں اُن بے چاروں کو کچلتی ہوئی نکل جاتی ہیں اور بھی طرح طرح کے مَناظر سڑکوں پر ہوتے ہیں۔ جان بوجھ کر بِلا وجہ جانور کو مارنا جائز نہیں ہے۔[2] چڑیا کو پانی پلانے کا جو منظر دِکھایا گیا واقعی بہت پیارا ہے، جس نے اِس چڑیا پر رحم کیا اللہ پاک اُس پر بھی رحم کرے اور مغفرت فرمائے۔ ویڈیو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ وہ چڑیا دُھوپ یا گرمی سے کہیں پڑی ہوئی تھی اِس پر انہوں نے پانی ڈالا تو فوراً اُس میں ہمت آ گئی، یہ ثواب کا کام ہے۔

کُتّے کو پانی پلانے والے کی مغفرت ہو گئی

جانور کو پانی پلانے کا ایک واقعہ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ایک شخص پیاسا تھا وہ پانی پینے کے لئے ایک کنویں کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہاں ایک کُتّا پیاس کی شدت کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اُس نے اپنا موزہ اُتارا اور کنویں سے

1 ......ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی الفصاحة والبیان، ۴/۳۸۸، حدیث: ۲۸۶۳۔

2 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، ۹/ ۶۶۲–۶۶۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

پانی نکال کر کُتّے کو پلایا تو یہ کام اُس کی مغفرت کا سبب بن گیا۔[1] یعنی اُس نے جو کوشش کی اللہ پاک نے اُسے قبول کر لیا اور اُس کی بخشش فرما دی لہٰذا ہمیں بھی جانوروں پر رحم کرنا چاہیے۔

بِلاوجہ جانوروں کو تکلیف دینا گناہ ہے

بچے کیڑیاں مارتے رہتے ہیں، بِلاوجہ کیڑی کو مارنا بھی گناہ ہے[2] کہ یہ اللہ پاک کا ذِکر کرنے والی مخلوق ہے۔ البتہ کیڑی کاٹ لے یا اِس کی تکلیف سے بچنے یا نقصان دور کرنے کے لیے کیڑی یا دِیگر جانوروں کو مارنے کی جائز صورتیں ہیں۔ یونہی لوگ کیڑی وغیرہ کو بے دَردی کے ساتھ جھاڑو سے گھسیٹتے اور نجانے کیا کیا کرتے ہیں حالانکہ کیڑی وغیرہ میں بھی جان ہوتی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی نظر بہت تیز تھی کہ نگاہِ نبوت سے بہت کچھ نظر آتا ہے اور یہ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی باتیں بھی جانتے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک دِن بارش کی دُعا کرنے کے لئے اپنے غلاموں کے ساتھ نکلے تو دیکھا کہ راستے میں ایک چیونٹی پیٹھ کے بل لیٹی ہوئی تھی اور اپنی ٹانگیں ہوا میں لہرا رہی تھی، اُسے دیکھ کر حضرت سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں سے فرمایا: واپس چلو کہ یہ چیونٹی بارش کی دُعا کر رہی ہے، اب بارش ہو جائے گی اور واقعتاً بارش ہو گئی۔[3]

موبائل کی ریپئرنگ کے لئے ناخن بڑھانا کیسا؟

سُوال: موبائل کی ریپئرنگ کے لئے ناخن بڑھانا کیسا؟

جواب: 40 دِن کے اَندر اَندر ناخن کاٹنا ضروری ہے لہٰذا 40 دِن سے اوپر ہو گئے اور ناخن نہیں کاٹے تو گناہ گار ہو گا۔[4] موبائل کی ریپئرنگ کے لئے جو اَوزار آتے ہیں اُن کا اِستعمال کیا جائے۔

---

1 ...... بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، ۴/ ۱۰۳، حدیث: ۶۰۰۹۔

2 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولا۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی قتل الذر، ۴/ ۴۶۸، حدیث: ۵۲۶۷) کیونکہ یہ جانور حرام بھی ہیں اور بے ضرر بھی، ان کے قتل میں کوئی فائدہ بھی نہیں اور بلا فائدہ جانور کو قتل کرنا ممنوع ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۸۰) جو چیونٹی نقصان پہنچائے یا کاٹ کھائے اسے مار دینا جائز ہے، کبھی چیونٹی کا کاٹا جوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے اس کا قتل جائز ہے جیسے بلی کا قتل جائز نہیں لیکن موذی بلی کا قتل جائز ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۶۷۱)

3 ...... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزهد، باب کلام سلیمان بن داود، ۱۹/ ۳۷، حدیث: ۳۵۴۱۴۔

4 ...... فتاوی هندیة، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار... الخ، ۵/ ۳۵۷-۳۵۸ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

سُرمہ لگانا کب سُنَّت ہے؟

سُوال: سُرمہ لگانا کب سنَّت ہے؟

جواب: سُرمہ رات کو لگانا سنَّت ہے، زینت کے لئے مَرد کو لگانا منع ہے۔[1] اگر رات کے وقت بھی لوگوں میں جانے کے لئے بطورِ زینت سُرمہ لگائے تو منع ہے۔ بہر حال سوتے وقت سُرمہ لگائیں تو آنکھوں کو فائدہ ہو گا جبکہ سُرمہ ہی ہو۔

عزت و شہرت کے لئے خیر خواہی کرنا مذموم ہے

سُوال: بعض لوگ دِینی یا دُنیوی کام فقط شہرت کے لئے کرتے ہیں، ایسی بُری صفت کیسے دور کی جائے؟

(محمد شہزاد عطاری، سڈنی، آسٹریلیا)

جواب: دُنیوی کام شہرت کے لئے کرنا مذموم ہے۔ کئی اِداروں والے یا سماجی کارکُن شہرت کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن سارے ایسے نہیں ہوتے۔ بعض اوقات وہ کسی کو کوئی چیز بطورِ اِمداد اِس اَنداز سے دے رہے ہوتے ہیں جسے دیکھ کر اَندازہ ہو رہا ہوتا ہے کہ وہ شہرت حاصل کرنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں مثلاً کسی کو کوئی چیز دیں گے تو اُلٹے ہاتھ سے دیں گے اور سیدھے ہاتھ سے ہاتھ ملائیں گے اور چہرہ کیمرے کی طرف ہو گا۔ حُبِّ جاہ یعنی شہرت سے محبت کہ میری شہرت ہو جائے بہت بُری صفت ہے۔ مذہبی آدمی ہو یا عام آدمی کم و بیش سب ہی پر شہرت کا بھوت سُوار ہوتا ہے، بس اللہ پاک جسے محفوظ رکھے وہ اِس سے بچ جاتا ہے۔ لوگ الیکشن میں کھڑے ہوتے ہیں اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ کون قوم کی خدمت کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور کون کس مقصد کے لئے؟ میں یہ بات کسی فرد کے لئے نہیں کہہ رہا اور ہم کسی فرد کے بارے میں کہہ بھی نہیں سکتے لیکن یہ منزل بڑی کٹھن ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی رضا کے سائے میں جینا نصیب کرے اور اپنی رضا کے ساتھ مدینے میں اِیمان و عافیت کے ساتھ شہادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(**نگرانِ** شوریٰ نے فرمایا:) یہ مدنی ماحول کی بَرَکتیں ہیں کہ شہرت سے بچنے کا ذہن دیا جاتا ہے وگرنہ بچپن سے اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں بچوں کو یہی بات سمجھائی اور سکھائی جاتی ہے کہ اگر تم یہ کرو گے تو نام ہو گا وہ کرو گے تو نام ہو گا اور

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۵۹۷، حصہ: ۱۶۔ مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰۔

www.dawateislami.net

شہرت ملے گی۔ ہمارے مُعاشرے میں کامیابی کا معیار یہ بنا ہوا ہے کہ زبردست شہرت یا کوئی منصب یا پھر اس کے پاس دولت ہو۔ اگر یہ تینوں چیزیں کسی کے پاس ایک ساتھ ہوں تو وہ دُنیا کا کامیاب ترین آدمی ہے اور پھر سارے کے سارے لوگ اُسے اپنا ماڈل بنالیں گے۔ اگر مُعاشرتی بات کروں تو فی زمانہ گمنام آدمی ناکام آدمی ہے، یعنی تجھے جانتا پہچانتا کون ہے؟ تیری اوقات کیا ہے؟ جب بچوں کو شروع سے یہ سبق سکھایا جائے گا تو بچے یہ سبق کیسے بھولیں گے!

گمنامی کی فضیلت

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) لوگ کہتے ہیں کہ "مرنے کے بعد بھی نام زندہ رہے گا" قبر میں بھلے سزائیں مل رہی ہوں مگر نام زندہ ہو، یہ بھی ایک ہوس ہے حالانکہ گمنامی کی فضیلت ہے: "کچھ لوگ دَروازوں سے دور کیے جاتے ہیں، بیمار ہوتے ہیں تو کوئی ان کی عیادت نہیں کرتا، اِنتقال کر جاتے ہیں تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا جبکہ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ اگر کسی بات پر اللہ پاک کی قسم کھالیں تو اللہ پاک اِن کی قسم سچی کر دیتا ہے۔"(1)

دوسرے کے مقابلے میں اپنی چیز کی تعریف کر کے فروخت کرنا کیسا؟

سُوال: ہم تیل کا کام کرتے ہیں اور تیل بیچنے کے لئے کسی دُکان پر جاتے ہیں تو وہاں پر کسی اور کا تیل بھی رکھا ہوتا ہے، ہم کہتے ہیں کہ ہمارا تیل اِستعمال کریں اِس تیل سے اچھا ہوگا، اِس طرح کہہ کر اپنا تیل فروخت کرنا کیسا؟

جواب: آپ یہ جملہ بولا کریں کہ آپ ہمارا تیل بھی اِستعمال کریں اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو پسند آئے گا اور یہ جملہ کہنے میں کوئی حرج بھی نہیں جبکہ یہ جملہ "تمہارے پاس جو تیل ہے اُس سے اچھا یہ ہوگا یا ہے" اِن دونوں جملوں میں فرق ہے۔ (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) صرف تیل بیچنے والے ہی ایسا نہیں کرتے بلکہ تقریباً لوگ اپنی چیز بیچنے کے لئے اس طرح کرتے ہیں کہ ہماری چیز لے لیں آپ کے پاس جو ہے اُس سے اچھی ہوگی۔ اگر بیچنے والے کا مال واقعتاً اچھا ہے اور وہ

---

(1) حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بہت سے پَراگندہ بالوں والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں (حقیر سمجھ کر) لوگ دَروازوں سے دھکے دیتے ہیں (لیکن اللہ پاک کی بارگاہ میں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ کسی کام کے لئے قسم اٹھا لیں تو اللہ پاک ان کی قسم کو ضرور پورا کر دے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الضعفاء والخاملین، ص ۱۰۸۳، حدیث: ۶۶۸۲)

www.dawateislami.net

اُس کے اَوصاف ظاہر کر دیتا ہے تو خرید و فروخت کے مُعاملات صحیح ہو جائیں گے لیکن یہ بے اِحتیاطی والی باتیں ہیں کیونکہ بیچنے والے کو کیسے پتا چلا کہ میرا تیل اُس تیل سے اچھا ہے جو دُکان دار کے پاس ہے۔ ہاں اگر بیچنے والے نے دونوں تیل اِستعمال کیے ہوئے ہیں اور دونوں کی کوالٹی اور معیار کا بھی پتا ہے تو پھر اِس طرح کی بات کر سکتا ہے۔

تولی جانے والی چیز اَندازے سے فروخت کرنا کیسا؟

سُوال: دہی خریدنے گئے تو دُکان دار نے بغیر تولے اَندازے سے دہی دے دیا، کیا اِس طرح کرنا صحیح ہے؟

جواب: اگر دہی تول کر دینے کا سودا ہوا مثلاً آپ نے کہا کہ آدھا کلو دہی دے دو، دُکان دار نے آپ کے سامنے بغیر تولے اَندازے سے دے دیا تو یہ جائز نہیں اور آپ دونوں گناہ گار ہوں گے۔ اگر اَندازے سے ہی لینا ہو تو تول کر دینے کی بات نہ کی جائے۔ اِس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کو پتا ہو آدھا کلو دہی کتنے کا ملتا ہے؟ فرض کریں کہ آدھا کلو دہی 50 روپے کا ملتا ہے، اب آپ اُس سے کہیں کہ 50 روپے کا دہی دیدو اور وہ اتنے روپوں میں جتنا بھی دہی دیدے تو یہ جائز ہے اور اس میں دونوں کی گناہوں سے بچت ہے جبکہ دُکاندار بھی یہ جملہ نہ کہے کہ آدھا کلو دہی 50 روپے کا ہے کیونکہ اگر وہ یہ جملہ بولے گا تو پھر پھنس جائیں گے۔

”میرے ہاتھ کا اَندازہ غلط نہیں ہو گا“ کہہ کر فروخت کرنا کیسا؟

سُوال: دہی دینے والوں کو اتنا تجربہ ہو جاتا ہے کہ وہ اندازے سے ہی چمچ وغیرہ کے ذَریعے دہی نکال کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تول کر دیکھ لو کم نہیں ہو گا بلکہ دو چار گرام زیادہ ہی ہو گا۔ انہیں اپنے ہاتھ کے اَندازے پر ایسا یقین ہوتا ہے کہ گویا باٹ سے تول کر دینے میں باٹ تو دھوکا دے سکتا ہے لیکن ہمارے ہاتھ دھوکا نہیں دیں گے، کیا اِس صورت میں بھی تول کر دینے کے مَسائل دَرپیش آئیں گے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: اِس طرح کی باتیں کرنے والے ڈیڑھ ہوشیار ہوتے ہیں۔ یاد رَکھیے کہ جس چیز کے بارے میں تول کر دینے کا طے ہوا وہ تول کر اور جس چیز کے بارے میں گِن کر دینے کا طے ہوا وہ گِن کر ہی دینی ہو گی اور شریعت کا حکم بھی یہی ہے۔

❁❁❁

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرودِ شریف کی فضیلت	1	سونے اور پرائز بانڈ کے مُعاملے میں بیوی کا شوہر پر بھروسا نہ کرنے کی وجہ	14
توبہ واِستغفار کے فضائل	1	اِمام کا اِقامت کے وقت مُصلّے پر ہونا ضَروری نہیں	15
توبہ میں ٹال مٹول کرنے والوں کو نصیحت	2	گلے میں چادر لٹکی ہو تو نماز پڑھنا کیسا؟	15
سچی توبہ ہر گناہ کے اِزالے کو کافی ووافی ہے	3	نمازِ عشا کے بعد باتیں کرنا کیسا؟	16
توبہ کے ضَروری ہونے کی دو وُجوہات	3	کعبے کا طواف کیوں اور کب سے کیا جارہا ہے؟	16
بندوں کی اللہ پاک سے صلح کروا رہا ہوں (حکایت)	4	مَیِّت کے سر کو قدم والی جانب کر کے دَفن کر دیا تو کیا حکم ہے؟	16
گناہوں سے توبہ نہ کرنے والوں کے لئے سزائیں	5	منت کے گوشت پر خاندان کے علاوہ کسی اور کے نہ کھانے کی منت ماننا کیسا؟	17
اللہ پاک کا ہر گناہ گار حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی گناہ گار ہے	6	جانور ذَبح کرتے وقت تکبیر کہنا بھول گئے تو جانور کا حکم	18
گناہ پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنا صحیح معنوں میں توبہ نہیں	7	کھلی چھت پر سونا کیسا؟	18
عرفات میں حقوق اللہ اور مُزدلفہ میں حقوق العباد کی مُعافی	7	جانوروں پر رحم کرنا بھی ثواب کا کام ہے	19
غیر مسلم کے اِسلام قبول کرنے کی حکایت	8	کُتّے کو پانی پلانے والے کی مغفرت ہو گئی	19
حسن بصری تابعی بزرگ اور مولا مشکل کُشا کے شاگرد و خلیفہ ہیں	10	بِلا وجہ جانوروں کو تکلیف دینا گناہ ہے	20
مُرغ رَحمت کا فرشتہ دیکھ کر اذان دیتا ہے	10	موبائل کی ریپیئرنگ کے لئے ناخن بڑھانا کیسا؟	20
اُستاد کو اپنے منصب کے مُطابق دیانتداری سے کام لینا چاہئے	10	سُرمہ لگانا کب سُنَّت ہے؟	21
تمام طلبا پر یکساں توجہ رکھنی چاہئے	11	عزت و شہرت کے لئے خیر خواہی کرنا مذموم ہے	21
کیا اُستاد کو شاگرد سے توقعات رکھنی چاہئیں؟	12	گمنامی کی فضیلت	22
کیا قبر میں جسم کا گلنا سڑنا اور کیڑوں کا کھانا عذاب ہے؟	13	دوسرے کے مقابلے میں اپنی چیز کی تعریف کر کے فروخت کرنا کیسا؟	22
مرد کا اپنے کان چھدوانا اور اُن میں زیور پہننا کیسا؟	14	تولی جانے والی چیز اندازے سے فروخت کرنا کیسا؟	23
اگر ماں اپنی نابالغ بچی کو سونا گفٹ کر دے تو کیا حکم ہے؟	14	”میرے ہاتھ کا اندازہ غلط نہیں ہوگا“ کہہ کر فروخت کرنا کیسا؟	23

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن ماجه	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
مصنف ابن ابي شيبة	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ عبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
نوادر الاصول	ابوعبدُ اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	مکتبۃ الامام البخاری القاہرۃ مصر
مسند الفردوس	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
منهاج العابدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
التذكرة	علامہ ابوعبدُ اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار السلام قاہرہ مصر، ۱۴۲۹ھ
كتاب الكبائر للذهبي	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
الزواجر عن اقتراف الكبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
شرح الصدور	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند
تذكرة الاولياء	شیخ فرید الدین عطار، متوفی ۶۳۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران
بدائع الصنائع	علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، متوفی ۵۸۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
هداية	شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
درمختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوىٰ هندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوىٰ رضويه	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاوىٰ امجديه	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
بهارِ شريعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''غورِ فکر''** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **''مدنی انعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **''مدنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

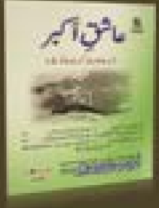

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net